

بسم الله الرحمن الرحيم

حدیث شریف کے ساتھ

صنعتی شعبہ

ہر جگہ پر موجود آپ سب پیاروں کو، ہم، آپ کے پروگرام "حدیث شریف کے ساتھ" کے اس نئے حلقے میں خوش آمدید کہتے ہیں، اور ہم بہترین سلام سے شروع کرتے ہیں، السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
مسلم نے اپنی صحیح حدیث میں روایت کی ہے کہ:

محمد بن رافع نے مجھے حدیث سنائی اور انہوں نے عبدالرزاق سے روایت کی، جنہوں نے ابن جریج سے روایت کی، جنہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی، جنہوں نے ابو النضر سے روایت کی انہوں نے ایک ایسے صحابی رسول ﷺ کے لکھے ہوئے خط سے روایت کی جو قبیلہ اسلم سے تھے، ان کا نام عبداللہ بن ابی اونی تھا۔ یہ خط انہوں نے عمر بن عبید اللہ کو اس وقت لکھا تھا جب وہ خوارج کے خلاف لڑائی کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ خط میں لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن جب دشمن سے مقابلہ کر رہے تھے تو لڑائی شروع ہونے سے پہلے سورج غروب ہونے تک انتظار کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی خواہش مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا مانگو۔ لیکن جب ان کا مقابلہ کرنا پڑے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔" اس کے بعد رسول اللہ ﷺ دوبارہ کھڑے ہوئے اور دعا مانگی: "اے اللہ! قرآن کے نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، دشمنوں کے لشکر کو ہرانے والے! ان کو شکست دے اور ہماری ان پر مدد فرما۔"

اے پیارے دوستو!

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے رہے ہیں کیونکہ وہ انہیں بتا رہے ہیں کہ جہاد ہی جنت کا راستہ ہے.... حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح جنگ شروع کرنے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کرتے تھے اور وہ ﷺ دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے تھے، اور ان سے مدد کا سوال کرتے تھے۔ اس سے مسلمانوں کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اسباب اختیار کرنا ان احکامات میں سے ہے جن پر پوری توجہ دی جانی چاہیے تاکہ جہاد کا مقصد حاصل ہو جو کہ ممالک کی فتح اور اسلام کا پھیلاؤ ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام جہاد پر کتنا زور دیتا ہے، کیونکہ وہ مومنوں کو اس پر ترغیب دیتا ہے اور انہیں اس میں رغبت دلاتا ہے، اور پھر انہیں جہاد میں مدد دینے والی اور اس کے مقصد کو حاصل کرنے میں حصہ ڈالنے والی ہر چیز کا جائزہ لینے کی تعلیم دیتا ہے... لہذا جہاد ہی اسلام کی دعوت کو پہنچانے کا شرعی طریقہ ہے، اور دین کی بنیادی اور ضروری باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جہاد اسلام کی انتہائی بلندی ہے۔ اسلام تمام انسانوں کے لیے ایک عالمی پیغام ہے.... جسے پہنچانے کا کام رسول اللہ ﷺ کو

سونپا گیا تھا، اور اسی طرح ان کے بعد یہ کام مسلمانوں کو سونپا گیا ہے.... اور اسلام نے مسلمانوں کو صرف اسلام کی دعوت کو پہنچانے کا کام نہیں سونپا، بلکہ انہیں یہ بھی بتایا کہ دعوت کو کیسے پہنچایا جائے، یعنی دعوت کو پہنچانے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاد کیا جائے، جو کہ ریاست کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **(وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)** "اور اللہ کی راہ میں لڑو اور جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے" (سورۃ البقرۃ: 244)۔

اور اللہ کا فرمان ہے: **(وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ)** "اور تم سب کے سب کے مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ ہر ہیزگاروں کے ساتھ ہے" (سورۃ التوبۃ: 36)۔

اور ریاست کی طرف سے جہاد کی تیاری میں اسباب اختیار کرنے میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جنگ کے لیے تمام اقسام کے ہتھیار فراہم کرے:... ہلکے اور بھاری، میکانیکی اور خود کار اور یہاں تک کہ جوہری بھی... کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **(وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهَبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَأَخْرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ)** "اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی" (سورۃ الانفال: 60)۔

اور ان ہتھیاروں کو جنگ میں موثر طریقے سے فراہم کرنا، انہیں باہر سے خرید کر نہیں ہوگا، بلکہ ان ہتھیاروں کو ریاست کے اندر مقامی طور پر تیار کرنے سے ہوگا، تاکہ ریاست ان ممالک کی رحم و کرم پر نہ آجائے جن سے وہ ہتھیار خریدتی ہے، جب وہ جنگ میں داخل ہو اور اسے ہتھیاروں، گولہ بارود اور اسپیر پارٹس کی بھاری مقدار میں ضرورت ہو.... یہ چیز ریاست کی طرف سے جہاد کا اعلان کرنے کے فیصلے کو ان ممالک کے ہاتھوں میں گروی رکھ سکتی ہے اور اس کی جنگ جاری رکھنے کی صلاحیت کو بھی کٹڑول کر سکتی ہے، اس کے ذریعے کہ وہ ممالک اس ریاست کو کون سے اور کتنے ہتھیار، اسپیر پارٹس اور گولہ بارود فروخت کرتے ہیں۔ یہ معاملات ان شرائط کے علاوہ ہیں جو وہ ممالک اس ریاست پر عائد کر سکتے ہیں جس سے جہاد کے فرض کو انجام دینے اور دعوت کو آگے بڑھانے کے لیے اس ریاست کی صلاحیت پر اثر پڑ سکتا ہے.... اس لیے یہ ضروری ہے کہ خلافت درکار ہتھیار اور آلات حرب اور اسپیر پارٹس خود بنائے اور اپنے ہتھیاروں کو بہتر سے بہتر بنانا جاری رکھے یہاں تک کہ وہ کسی بھی دوسرے ملک سے اس کی فوجی صلاحیت میں ہم آہنگ ہو جائے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ جائے، اور اس کے لیے اسے ضروری ہے کہ وہ بھاری صنعت کو اپنائے، اور سب سے پہلے ان کارخانوں کی پیداوار شروع کرے جو جنگی اور غیر جنگی دونوں قسم کی بھاری صنعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے اس کے پاس جوہری ہتھیاروں، خلائی گاڑیوں، میزائل، مصنوعی سیاروں، طیاروں، ٹینکوں، توپوں، جنگی جہازوں، مختلف قسم کے بکتر بند گاڑیوں، بھاری اور ہلکے ہتھیاروں کی مختلف اقسام کی پیداوار کے لیے کارخانے ہونے چاہئیں اور اس کے پاس مشینیں، انجن، مواد اور الیکٹرانک صنعتوں کی پیداوار کے لیے کارخانے ہونے چاہئیں، اور ساتھ ہی ساتھ عوامی ملکیت سے وابستہ کارخانے اور جنگی صنعتوں سے وابستہ ہلکے کارخانے بھی ہونے چاہئیں۔

اور نتیجہ یہ ہے کہ خلافت کی ریاست جو اسلام کی دعوت کو دعوت اور جہاد کے طریقے سے لے جانے والی ریاست ہے، وہ جہاد کے لیے ہمیشہ تیار رہنے والی ریاست ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھاری یا ہلکی صنعت سے متعلق کارخانے جنگی پالیسی کی بنیاد پر بنائے جاتے ہیں تاکہ اگر ریاست ان کارخانوں کو مختلف قسم کے جنگی آلات کو پیدا کرنے والے کارخانوں میں تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو وہ ایسا کسی بھی وقت آسانی سے کر سکے.... لہذا خلافت کی ریاست میں تمام صنعتوں کو جنگی پالیسی کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے۔ اور تمام کارخانوں کی تعمیر اسی جنگی پالیسی کی بنیاد پر ہوتی ہے، چاہے وہ بھاری صنعتوں کی پیداوار کرتے ہوں یا ہلکی صنعتوں کی پیداوار کرتے ہوں، اور چاہے یہ کارخانے عوامی ملکیت کی کارخانوں کی قسم کے ہوں یا نجی ملکیت کی کارخانے ہوں اور جنگی صنعتوں سے تعلق رکھتے ہوں.... اس پالیسی کی بنیاد پر ریاست کے لیے ضرورت کے وقت ان کی پیداوار کو کسی بھی وقت جنگی پیداوار میں تبدیل کرنا آسان ہوتا ہے۔

اللہ کے اذن سے قائم والی خلافت کی ریاست میں صنعت سے متعلق تمام امور کو سنبھالنے والا شعبہ، صنعت کا شعبہ ہے.... یہ امیر جہاد کے ماتحت نہیں ہے بلکہ یہ براہ راست خلیفہ کے ماتحت ہے جیسے کہ ریاست کے اداروں میں سے کوئی بھی ادارہ۔

ہمارے پیارے دوستو!، ہم آپ کو ایک اور "حدیث نبوی کے ساتھ" کے پروگرام تک اللہ کے سپرد کرتے ہیں، والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔